اندازہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو مذہب سے بے گانہ کرنے کے لیے کیا کچھ پہلے کیا جاتا رہا اور کیا کچھ آج کیا جا رہا ہے۔ مصنف نے اس کی مذہبی پالیسی کو سراہا ہے۔

اس کتاب کے باب اوّل میں 'اکبر کے آباو اجداد اور ابتدائی دور' کے بارے میں تذکرہ ہے۔ دوسرا باب 'بغاوتیں، فتوحات اور امورِ خارجہ' سے بحث کرتا ہے۔ تیسرے باب کا ہم اُوپر تذکرہ کر ہی چکے ہیں۔ چوتھا باب 'مرکزی حکومت' کے بارے میں ہے۔ پانچویں باب میں 'فنونِ لطیفہ' کو زیربحث لایا گیا ہے۔ چھٹا باب 'اکبر کی زندگی کے آخری برس' کی بابت ہے، جب کہ سب سے اہم باب ساتواں ہے جو 'اکبر کے دورِ حکومت کا ایک جائزہ' کے عنوان سے ہے جس میں مونٹ سٹارٹ الفن سٹون، سمتھ، وولسلے ہیگ، ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی، ایس ایم اکرم اور دیگر دانش وروں اور مؤرخوں کی آرا کی روشنی میں تجزیہ کیا گیا ہے۔ مجموعی طور پر یہ اکبر کے عہد کا ایک مفید مطالعہ ہے۔ تاریخ پاک و ہند سے دل چسپی رکھنے والوں کو اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔ (م-ا-ا)

تعارف کتب

◉ تذکرہ گمنام مشاہیر، تورا کینہ قاضی۔ ناشر: ادارہ مطبوعات سلیمانی، رحمٰن سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۷۲۳۲۷۸۸۔ صفحات: ۱۶۸۔ قیمت: ۱۳۵ روپے۔ [گمنام مشاہیر کا یہ تذکرہ ایسے گمنام مشاہیر پر مشتمل ہے جو اپنے زمانے میں تو بہت معروف تھے، اور انھوں نے اپنے عہد کو متاثر کیا لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ذہن سے محو ہوگئے، یا ان کے کارناموں سے آج لوگ پوری طرح آگاہ نہیں ہیں۔ ان میں سے بیش تر گمراہ تھے، اور دنیا میں ظلم و فساد کا باعث بنے۔ کیا انھیں مشاہیر کہا جاسکتا ہے؟]

◉ شبستانِ حرا، شبیر احمد انصاری۔ ناشر: حرا فاؤنڈیشن پاکستان (رجسٹرڈ) پوسٹ بکس نمبر ۲۷۴۲، کراچی۔ صفحات: ۲۸۶۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔ [قدیم و جدید شعرا کے ایسے اشعار کو، جن میں لفظ حرا آتا ہے، شعرا کے ناموں کی الف بائی ترتیب سے یک جا کیا گیا ہے۔ زیادہ تر اشعار نعتوں سے اخذ کیے گئے ہیں۔ حرا کے موضوع پر چند ایک پوری پوری نظمیں، اسی طرح قطعات اور رباعیات، نیز مخمس، مسدس، دوہے، ثلاثی اور ہائیکو کی حیثیت کے اشعار بھی شامل ہیں۔ یہ ایک دل چسپ انتخاب ہے مگر کتاب کے آخر میں شامل اشتہار اس مجموعے میں بالکل نہیں جچتے۔ بقول مرتب: ''غارِ حرا سے منسوب اشعار کی روح پرور انتھالوجی''۔]